مولانا ریداحمد نعمانی

معاشرہ پر مغربی تہذیب وثقافت کے زہریلے اثرات

ہم بحیثیت قوم اس وقت جن جن مسائل ومصائب کا شکار ہیں، وہ کسی پاکستانی پر پوشیدہ نہیں۔ان حالات میں ہر زبان پر ایک ہی سوال نظر آتا ہے کہ کیا یہ مشکلات وآفات ہم سے دور ہوسکتی ہیں؟ کیا ہمیں چین وسکون کی زندگی دوبارہ میسر ہوسکتی ہے؟ کیا ہمیں ایسا معاشرہ اور ماحول نصیب ہوسکتا ہے جہاں ظلم ،بے ایمانی اورلوٹ کھسوٹ کا بازار گرم نہ ہو؟ کیا ہمارا ملک غیروں کی بھڑکائی ہوئی آگ میں جلنے سے بچ سکتا ہے؟ یہ اوران جیسے لاتعداد سوالات کا جواب یقیناً اثبات میں حاصل ہوسکتا ہے۔مگر اس کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ ہم پہلے اپنے کردارواطوار کا جائزہ لیں۔ہم تھوڑی دیر کے لیے تنہائی میں بیٹھ کراس نکتے پر غور کریں کہ جس دین کے ہم نام لیوا ہیں، کیا ہم اپنی ذات کی حد تک اس پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہیں؟ ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی لاتعداد خامیاں اور برائیاں ایسی ہیں ،جن کو ہم روز وشب دیکھتے اور سنتے ہیں۔لیکن ان کو دیکھ کر ہماری پیشانیوں پر فکر مندی کی کوئی لکیر نمایاں نہیں ہوتی۔آج ہمارے گھرانوں، خاندانوں اور محلوں میں بہت سی ایسی رسومات وخرافات داخل ہوچکی ہیں، جو صریحاً اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔لیکن ہم صرف سماج میں اپنی حیثیت برقرار رکھنے اوراپنی اولاد کو زیادہ سے زیادہ روشن خیال ثابت کرنے کے لیے،ان پر کوئی بات کہنے، سننے اور ماننے کے روادار نہیں۔ہمیں اس بات کی تو فکر ہے کہ ہمارا بچہ یا بچی کسی کے سامنے بات کرے تو پورے اعتماد کے ساتھ کرے۔وہ معاشرے کے ساتھ چلنے اوراسے سمجھنے کی پوری صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہو۔لیکن اس اعتماد کو حاصل کرنے کے لیے اگر ہماری اولاد ان خرافات کو اپنانے لگے جنہیں قرآن وسنت میں کھلی بے حیائی اورفحاشی بتلایا گیا ہے،تو ہم یہ کہہ کر معاملے کو نظر انداز کردیتے ہیں کہ ''کیا کریں جی! سوسائٹی میں رہنا بھی تو ہے۔'' کتنے افسوس کی بات ہے کہ ویلنٹائن ڈے ،نیو ائیر نائٹ ، بسنت ، ہولی اور دیوالی جیسے غیر اسلامی تہواروں کو ہمارے معاشرے میں،ترقی اور روشن خیالی کی پہچان سمجھا جارہا ہے۔مادر پدر آزاد میڈیا نوجوانوں کی ذہنی وفکری تطہیر کے تمام تر طریقے استعمال کر کے انہیں گمراہ کررہا ہے۔اور ہم خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں۔

غیروں کی نقالی اوراسلامی احکامات کی کھلی پامالی کیا رنگ دکھارہی ہے؟اس کے لیے اس خبر کا حوالہ دینا ہی کافی ہوگا جو ویلنٹائن ڈے کے اگلے دن ہی منظر عام پر آئی ہے۔رپورٹ کے مطابق کراچی کے علاقے اختر کالونی میں

کچرا کنڈی سے ایسے پانچ نازائیدہ بچوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں، جن کی موت اسقاط حمل کے نتیجے میں واقع ہوئی۔ان لاشوں کو کوے اور گدھ نوچ رہے تھے۔ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ پانچوں لاشیں اسقاط حمل کا نتیجہ ہیں اور یہ بچے تین سے سات ماہ کا حمل ہیں، تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ لاشیں کتنی پرانی ہیں۔پولیس کے مطابق جس علاقے سے یہ لاشیں برآمد ہوئی ہیں، وہاں چھوٹے بڑے درجن سے زاید قانونی اور غیر قانونی اسپتالوں کی بھرمار کی وجہ سے اسقاط حمل کے کیس سامنے آتے رہتے ہیں۔

خیال رہے کہ یہ وقوعہ عین ویلن ٹائن ڈے کے تہوار پر پیش آیا ہے جب ٹی وی چینل، ایف ایم ریڈیو اور فحاشی عریانی کے علمبردار اخبارات، بڑھ چڑھ کر اس دن کو اُجاگر کررہے تھے اور قوم کی نسل نو کو مادر پدر آزاد مغربی تہذیب کا زہر پلا رہے تھے۔

ایدھی فاؤنڈیشن کے لرزہ خیز اعداد وشمار کے مطابق 2011ء میں لگ بھگ 1100 نومولود بچوں کو قتل کیا گیا۔اس عرصے میں خاموشی سے دفن کیے جانے والے بچوں کی تعداد الگ ہے۔ 2010ء کے دوران یہ تعداد 1000 سے زائد رہی۔ جب کہ 2009ء میں 999 اور 2008ء میں 890 کے قریب بچوں کو یا تو قتل کردیا گیا یا انہیں کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں پر پھینک دیا گیا۔واضح رہے کہ پاکستان ایک مسلم اکثریتی ملک ہے، جہاں اسلامی قوانین کے تحت بدکاری کے جرم میں قید کی سزا کے علاوہ کوڑوں کی سزا بھی ہوسکتی ہے۔پاکستان میں اسقاط حمل قانونی طور پر منع ہے۔قانون کے مطابق دوران حمل بچہ ضائع کرنے پر 7 سال اور خفیہ طور پر تدفین کے جرم میں 2 سال تک قید کی سزا ہوسکتی ہے۔جب کہ قتل کے جرم میں عمر قید بھی سنائی جاسکتی ہے۔

بد قسمتی سے ملک میں موجود طاغوتی قوتوں کا پروردہ میڈیا اظہار محبت کے نام پر مغربی تہذیب کو مثالی بنا کر پیش کررہا ہے۔اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ آج مسلمان کہلانے والے ہماری نوجوان نسل دن بہ دن بے حیائی اور فحاشی کے گڑھے میں گرتی جارہی ہے۔قوم کی بیٹیوں کو عزتوں سے سرعام کھلواڑ کیا جارہا ہے۔ایک اور اطلاع کے مطابق ویلنٹائن ڈے کے حوالے سے شہر کے مختلف پوش علاقوں میں غیر اخلاقی پروگرام منعقد کیے گئے۔جہاں نہ صرف شراب کھلے عام پیش کی جاتی رہی بلکہ رقص وسرور کی مخلوط محفلیں بھی سجائی گئیں۔

یہاں اس حقیقت کا اظہار بھی ضروری ہے کہ اگر ایک طرف شیطانی قوتیں اپنے تمام ہتھکنڈے بروئے کار لارہی ہیں تو دوسری طرف قوم کے حساس نوجوانوں میں بھی، یورپ سے درآمد شدہ ثقافت وکلچر کے خلاف شعور بیدار ہورہا ہے۔یقیناً یہ احساس وفکر قندیل ہدایت ہے۔اس حوالے سے ایک خبر یہ سامنے آئی ہے کہ ایبٹ آباد سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں نے ویلنٹائن ڈے کو فحاشی قرار دیتے ہوئے اس موقع پر صلوٰۃ توبہ ادا کرنے کا اعلان کیا۔ان

نوجوانوں کا کہنا تھا کہ ’’مسلمان ممالک میں محبت کے نام پر اس دن کو پرموٹ کیا جاتا ہے تاکہ نوجوان نسل میں بے حیائی، غیر محرم کے ساتھ تعلقات کی بنیاد پر جنسی بے راہ روی پھیلے۔ تاہم ہم ویلنٹائن ڈے سمیت کسی بھی غیر اسلامی دن کو نہیں منائیں گے اور 14 فروری کو اللہ تعالیٰ کے حضور نماز توبہ ادا کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں گے۔ تاکہ دنیا اور آخرت میں ہمارے لیے کامیابی کے راستے کھل سکیں۔‘‘

پاکستان اکانومی واچ کے صدر ڈاکٹر مرتضیٰ مغل نے بھی اپنے مثبت تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلمانوں کو ثقافتی آلودگی سے بھرپور ویلنٹائن ڈے منانا زیب نہیں دیتا۔ بت پرستوں کا فسق و فجور سے بھرپور تہوار اسلامی عقائد کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ ویلنٹائن ڈے خاندانی نظام کو تباہ، نوجوانوں کے ذہن کو آلودہ کرنے کی مغربی سازش ہے۔ حکومت اس ثقافتی آلودگی پر پابندی لگائے۔ یہود، ہنود اور عیسائی ہمارے تہوار نہیں مناتے مگر ہم خوش دلی سے ایسا کرتے ہیں جو ذہنی، اخلاقی اور معاشرتی تنزلی کا ثبوت ہے۔ اسلام کے نام پر بننے والا ملک مشرکانہ رسوم کا گڑھ بن گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اشرافیہ اسلامی حدود و قیود کو فخریہ پامال کر رہی ہے۔ جب کہ عوام بلاسوچے سمجھے ان کی پیروی میں مصروف ہیں۔ یوم محبت منانا بے حیائی اور منفی رجحانات کے فروغ کا سبب بن رہا ہے۔ اخلاق و اقدار سے عاری عیسائی تہذیب کی اندھی تقلید ہمیں تباہ کر رہی ہے۔ تنگ و تاریک محفلوں اور جھومتے گاتے ہوئے زندگی گزارنا مسلمانوں کا وتیرہ نہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ قوم کے اندر پھیلتے اس فکری ارتداد کے آگے فوری بند باندھا جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پانی ہمارے سروں سے گزر جائے اور ہم سر پکڑے بیٹھے رہ جائیں۔ معاشرے میں پائی جانے والی اس برائی کے خلاف بھرپور آواز بلند کی جائے۔ ہم میں سے ہر فرد اپنی اولاد و نسل کی تعلیم و تربیت کا فریضہ اس طور پر سرانجام دے کہ ان کے دل و دماغ میں اسلامی شعائر اور خداوندی احکام کی عظمت جاگزیں ہو۔ ہمارے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے دلوں میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کا شوق و جذبہ ہو۔ اگر ہم نے پورے عزم کے ساتھ اپنی نئی نسل کی تعلیم و تربیت کا ایسا نظام قائم کرلیا تو بلاشبہ ہم اپنے تمام مسائل کا حل پاسکتے ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجیے
آپ اپنے مضامین بذریعہ ای میل بھی بھیج سکتے ہیں
editor_alhaq@yahoo.com